الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انوار الاتقیا

ترجمہ اردو

تذکرۃ الاولیا

(ترجمہ)

جناب مولوی محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی بعد اخذ حق ترجمہ کتاب ہذا
حسب فرمائش اخی المعظم جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر (۱۶)

باہتمام خاکپائے اولیائے دین کمترین محمد قمر الدین مالک مطبع

در مطبع یوسفی واقع کانپور طبع شد

باب ۹ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے حالات مین

حضرت رابعہ بصریہ مخدومہ پردہ نشین سوختہ عشق و اشتیاق شیفتہ قرب احتراق مریم ثانی تھین رحمۃ اللہ علیہا حضرت مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہین اگر کو شخص اعتراض کرے کہ مردونکے ساتھ عورتونکا کیون ذکر کیا تو ہم اوسکا یہ جواب دیتے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی صورت پر نظر نہین کرتا بلکہ دل پر نظر کرتا ہے صورت سے کام نہین سروکار نیت سے ہے اور حضرت رسول مقبول نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حساب کتاب لوگون کی نیتون پر ہوگا جو عورت راہ خدا مین مثل مردون کے عبادت اور ریاضت کرے اوسکو مرد جاننا چاہیے عباسیہ طوسی کا قول ہے کہ جب قیامت مین مردون کو آواز دیجائیگی تو سب سے صف مردانگی مین حضرت مریم علیہا السلام آئین گی ہم حسن بصری رحمۃ اللہ کے قصہ مین بیان کرچکے ہین کہ آپ کا دستور تھا کہ جب رابعہ بصریہ نہوتین آپ وعظ فرماتے پھر کیونکر آپکا ذکر مردون مین نہ کیا جائے اور اصل یہ ہے کہ اس کتاب اولیاء اللہ کا ذکر باعتبار توحید کیا جاتا ہے جو عورت اس مرتبہ کی ہو وہ بھی انمین داخل ہے یہان من و تو یعنے نفسانیت سے کچھ سروکار نہین ہے پھر مرد اور عورت مین فرق کرنا بیکار ہے بوعلی فارمدی کا قول ہے کہ نبوت مین عزت و رفعت ہے بڑائی اور چھٹائی کو اسمین دخل نہین ہے اسیطرح مرتبہ ولایت بھی ہے جس مین عورت اور مرد کا فرق نہین ہے۔

حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا اپنے زمانے مین معاملت اور معرفت مین مثل نہین رکھتی تھین اور تمام بزرگون مین آپ معتبر و صاحب عزت خیال کیجاتی تھین آپ کا حال اہل زمانہ کے واسطے حجت قاطعہ ہے

نقل لیا ہی کہ جس شب کو آپکی ولادت ہوئی آپ کے والد کے یہان اتنا تیل
بھی نہ تھا جو ناف پر ٹپکایا جاتا جیسا کہ عموماً ولادت کے وقت دستور ہی اس قدر
تنگ حال تھے کہ چراغ بھی گھر مین نہ تھا نہ کپڑا تھا کہ آپ کو اُڑھایا جاتا آپ کے
والد کے سوا آپکے اور بھی تین لڑکیان تھین اور آپ چوتھی صاحبزادی تھین اسی
وجہ سے آپ کو رابعہ کہتے ہین آپ کی والدہ نے آپ کے والد سے کہا کہ فلان پڑوسی
کے یہان سے تھوڑا تیل مانگ لاؤ آپ کے والد نے عہد کیا تھا کہ سوا خالق کی مخلوق
سے کبھی کچھ نہ مانگونگا باہر تشریف لائے اور اوس پڑوسی کے دروازے پر دستک
دی پھر واپس آئے اور بی بی سے کہا وہ دروازہ نہین کھولتا اور اسی رنج مین سو رہے
خواب مین زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوے حضرتؐ
نے فرمایا غمگین نہو یہ لڑکی جو تیرے یہان پیدا ہوئی ہی بڑی مقبول اور برگزیدہ
میری امت کے ستر ہزار آدمی اسکی شفاعت کی وجہ سے بخشے جائین گے
امیر بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر یہ لکھکر بیجا کہ ہر رات کو تو مجھپر سو بار درود بھیجتا
اور جمعہ کی شب کو چار سو بار یہ جمعے کی رات جو گذر گئی تو اوسمین درود پڑھنا بھول
گیا اوسکے عوض مین بطور کفارہ چار سو دینار اس مرد کو دے جب حضرت رابعہؓ کے
والد بیدار ہوے روتے ہوئے اُٹھے اور اس مضمون کی عرضی لکھکر دربان کے
ہاتھ امیر بصرہ کے پاس بھیجدی اوسنے اوسکو پڑھتے ہی حکم دیا کہ دس ہزار درم
فقیرون کو اس شکرانے مین دو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
یاد فرمایا اور چار سو دینار اس مرد کو دو اور اُسے میرے پاس بلاؤ تاکہ مین اوسکی
زیارت کرون بلکہ یہ امر مجھے مناسب نہین معلوم ہوتا کہ جسنے زیارت رسول مقبولؐ
کی ہی مین اُسے بلاؤن پھر خود اونکی خدمت مین حاضر ہوا اور کہا جب کبھی آپ کو
ضرورت ہوا کرے بلا تکلف مجھے اوسکی اطلاع کر دیا کیجیے مین آپ کی حسب خواہش

دیدونگا جب رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کے والد کو دینار ملے ضروری چیزین خریدتے
ہوے مکان پر آئے جب حضرت رابعہ بصریہ بڑی ہوئین آپ کے والد نے انتقال
فرمایا اور شہر مین قحط عظیم پڑا آپ کی بہنین متفرق ہوگئین پھر آپ خود بھی کسی طرف
چلی گئین ایک ظالم نے آپ کو پکڑ کر جبراً اپنی خادمہ بنالیا اور کچھ دنون کی بعد چند درہم
پر فروخت کیا جسنے آپکو خریدا تھا اپنے گھر لایا اور بہت محنت کے ساتھ آپ سے کام
لیتا تھا ایک بار آپ کہین جارہی تھین کوئی نامحرم سامنے آگیا آپ بے تحاشہ بھاگین
راہ مین گر پڑین ہاتھ ٹوٹ گیا آپ نے درگاہ آلہی مین عرض کی کہ اے پروردگار مین غریب
اور بے ماں باپ کی ہون اور قیدی ہون اب ہاتھ بھی ٹوٹ گیا مگر مجھے ان امور
کا کچھ غم نہین اگر تو بھی مجھسے راضی رہے اپنے فضل سے یہ امر مجھپر ظاہر کردے کہ تو مجھسے
راضی ہی یا ناراض ندائے غیبی ہوئی کہ غم نہ کھا قیامت مین تیرا وہ رتبہ ہوگا کہ مقرب
فرشتے تجھپر فخر کرینگے پھر آپ اپنے مالک کے گھر آئین معمول آپ کا تھا کہ دن کو
روزہ رکھتین اور مالک کا کام کرتین اور تمام شب عبادت آلہی مین گذارتین ایک
رات کو انکا مالک جاگا اوسنے آواز سنی غور کرکے دیکھا تو حضرت رابعہ بصریہ سجدے
مین فرمارہی تھین آلہی تو جانتا ہی کہ میرے دل کی خواہش تیرے احکام بجالانے
کی ہی اور آنکھون کی روشنی تیری درگاہ کی خدمت مین ہی اگر مین خود مختار ہوتی
تو ہر وقت تیری عبادت کرتی لیکن تو نے چونکہ مجھے مخلوق کا ماتحت کیا ہی
دیر کے خدمت مین حاضر ہوتی ہون اور دیکھا کہ ایک نوری قندیل آپ کے
معلق ہی اور تمام مکان مین اوسکی روشنی پھیلی ہوئی ہی یہ حال دیکھکر سوچنے لگا
ایسے شخص سے اپنی خدمت لینا نامناسب ہی بلکہ مجھے خود انکی خدمت کرنا چاہیے
صبح کو مالک نے آپکو آزاد کردیا اور کہا اگر آپ یہان رہین تو ہم آپکی خدمتگذاری کو حاضر
آیندہ آپ کو اختیار ہی آپ اجازت لیکر باہر آئین اور عبادت آلہی کرنے لگین

نقل کیا ہے کہ آپ شبانہ روز مین ہزار رکعت نماز ادا فرماتین اور کبھی کبھی حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ کے وعظ مین جاکر حظ اٹھاتین بعض کہتے ہین کہ شروع مین
آپ گانی بجانی تھین پھر اوس سے توبہ کی اور ویرانے مین رہنے لگین پھر گوشہ نشینی
اختیار کی اسکے بعد آپ کو حج کا شوق ہوا ایک گدھا بہت لاغر آپکے پاس تھا اوسپر
اسباب لاد کر چلین راہ مین گدھا مر گیا دوسرے ہمراہیون نے کہا ہم آپکا اسباب
لے چلین گے آپ نے کہا تم سب جاؤ مین تم لوگون کے بھروسے پر نہین آئی ہون قافلہ
چلا گیا آپ تنہا رہ گئین آپ نے درگاہ الٰہی مین عرض کی اے بادشاہِ عالم عاجز اور غریب
عورت کے ساتھ یہی معاملہ کرتے ہین کہ تو نے مجھے پہلے اپنے گھر کی طرف بلایا پھر راہ
مین گدھے کو مار ڈالا اور تنہا بیابان مین سراسیمہ کردیا آپکی مناجات ختم نہوئی تھی
کہ گدھا زندہ ہو گیا آپ نے پھر اُسپر اسباب لادا اور مکہ معظمہ کو چلین۔ ایک راوی
لکھتے ہین کہ مین نے ایک عرصہ کے بعد دیکھا کہ اُس ضعیف گدھے کو لوگ بیچ رہے ہین
مطلب اس سے یہ ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُس
گدھے کو عمر دراز بھی عطا فرمائی جب حضرت رابعہ قریب مکہ معظمہ کے پہونچین
تو چند دن بیابان مین قیام پذیر ہوئین اور مناجات کی کہ میرا دل رنجیدہ ہے اور
یہ خیال مجھے درپیش ہے کہ مین کہان جاتی ہون میری بنیاد ایک مشت خاک ہے
اور خانہ کعبہ پتھر کا بنا ہوا مستحکم مکان ہے میری غرض یہ ہے کہ تو ملجائے بیواسطہ
اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا اے رابعہ کیا تو چاہتی ہے کہ تمام عالم تہ وبالا ہو اور سب
کا خون تیرے نامۂ اعمال مین لکھا جائے کیا تو نے نہین سنا کہ موسیٰ ع نے دیدار
کی آرزو کی تو ہمنے چند ذرے اپنی تجلی کے کوہ طور پر ڈالے جسکا اثر یہ ہوا کہ تمام پہاڑ
ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

نقل کیا ہے کہ دوبارہ آپ حج کو چلین تو آپ نے بیابان سے دیکھا کہ کعبہ آپکے

استقبال کے لیے آیا تھا آپ نے فرمایا کہ مجھے مالک کعبہ یعنے اللہ تعالی چاہیے مین خانہ کعبہ کو کیا کرونگی من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا یعنے اللہ تعالی فرماتا ہی جو آتا ہی میری طرف ایک بالشت مین آتا ہون اوسکی طرف ایک گز مین کعبہ کو کیا دیکھون اور کعبہ کے جمال سے کیا خوش ہون میری خوشی دیدار الہی مین ہی نقل کیا ہی ۔ کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ جب حج کرنے چلے تو اس امر کا التزام کیا کہ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتے اسی طرح آپ نے چودہ برس مین سفر حج کا راستہ طے فرمایا اور ہر قدم پر آپ فرماتے تھے کہ دوسرے اس راہ مین قدم سے چلے ہین مین آنکھون سے چلونگا جب آپ مکے مین داخل ہوئے تو خانہ کعبہ دکھائی نہ دیا آپ نے بہت افسوس کرکے کہا کہ شاید میری بصارت مین فرق آگیا جو مجھے خانہ کعبہ دکھائی نہین دیتا غیب سے آواز سنائی دی کہ ای ابراہیم بن ادہم تیری بصارت مین نقصان نہین آیا بلکہ ایک ضعیفہ یہان آرہی ہی کعبہ اوسکے استقبال کو گیا ہی آپکو غیرت معلوم ہوئی اور بہت گریہ وزاری فرماکر استفسار کیا اے پروردگار وہ کون ایسی باعظمت عورت ہی جسکے استقبال کو کعبہ گیا ہی اتنے مین آپ نے حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو دیکھا کہ آپ لکڑی ٹیکتی ہوئی آرہی ہین اب کعبہ آکر اپنے مقام پر قائم ہوا حضرت ابراہیم بن ادہم نے کہا ای رابعہ تمنے کیا شور و ہنگامہ جہان مین برپا کر رکھا ہی حضرت رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ شور مین نے نہین برپا کیا تمنے برپا کیا ہی کہ چودہ برس کے عرصے مین خانہ کعبہ تک آئی ہو ابراہیم بن ادہم نے کہا سچ ہی مین چودہ برس مین ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتا ہوا آیا ہون رابعہ رحمہا اللہ نے فرمایا کہ تمنے نماز پڑھکے راستہ طے کیا اور مین نے عجز و انکسار کرکے راستہ طے کیا اسکے بعد حج ادا فرمایا اور زار زار روکر درگاہ مجیب الدعوات مین عرض کرنے لگین کہ الٰہی تو نے حج پر بھی نیک وعدہ فرمایا ہی اور مصیبت پر بھی اب اگر میرا حج قبول

ہوا ہو تو اس مصیبت سے بڑھکر کون مصیبت ہوگی اور میری اس مصیبت کا ثواب کہان ہی پھر واپس آکر بصرہ مین یاد الٰہی کرنے لگین جب پھر زمانہ حج کا آیا تو کہنے لگین سال گذشتہ مین کعبہ نے میرا استقبال کیا تھا اس سال مین کعبہ کا استقبال کرونگی حضرت شیخ فارمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین جب سفر کا وقت آیا تو آپ بیابان کی طرف نکل گئین اور سات برس ہین پہلو کے بھل لڑھکتی ہوئی عرفات مین داخل ہوئین غیبی ندا آئی کہ اے طالب دیدار یہ تجھے کیا آرزو ہوئی ہی اگر تو مجھے چاہتی ہی تو درخواست کر مین تجلی کرون اور دم بھر مین تو جلکر خاکستر ہو جائے آپ نے فرمایا مجھے اسکی طاقت نہین ہی البتہ مرتبہ فقر کی طالب ہون ندا آئی اے رابعہ فقر ہمارے قہر کا خشکسال ہی جسے ہمنے اون مردون کے لیے رکھا ہی کہ جو ہمارے وصال کی بارگاہ سے بالکل ملجاتے ہین اور سر کے بال سی زائد فرق نہین رہتا اسوقت ہم معاملہ پلٹ دیتے ہین یعنے پھر اونھین اپنی بارگاہ سے دور کرتے ہین اور باوجود اسکے وہ ہم سے شکستہ خاطر نہین ہوتے بلکہ ہمارا قرب حاصل کرنے مین سرگرم رہتے ہین اور تو ابھی زمانے کے ستر پردون مین ہی جب تک تو ان پردون سی باہر نکلکر ہماری راہ مین صدق دل سی قدم نہ رکھے اسوقت تک تجھے فقر کا نام لینا نازیبا ہی پھر حکم ہوا دیکھ حضرت رابعہ نے دیکھا تو ایک خون کا دریا ہوا مین معلق نظر آیا غیبی آواز آئی کہ یہ دریا ہمارے عشاق کی آنکھون کی خون کا ہی جو ہماری طلب مین مستغرق ہوئے اور پہلی ہی منزل مین ایسے منخسف ہوے کہ دونون عالم مین اونکا پتہ نہین ملتا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے فرمایا ای اللہ ایک صفت اوسکی دولت سے مجھے بھی دکھا دے اوسی وقت حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کو عادت جو عموماً عورتون کو ہوا کرتا ہی درپیش ہوا آواز آئی کہ اونکا اول مقام یہی ہی جو سات برس پہلو کے بھل چلتے ہین تا کہ راہ الٰہی مین کسی معمولی چیز کی زیارت کرین

اور جب اُس جنیز کے قریب پہونچے ہین تو بیماری کی وجہ سے راہ او مسجد ہو چلی
ہی حضرت رابعہؒ نے عرض کیا یا اللہ اگر تو مجھے اپنے گھر مین رہنے کی اجازت نہین
دیتا تو بصرہ مین کہ میرا وطن ہی رہنے کی اجازت دے اور اصل یہ ہی کہ مجھ مین یہ
لیاقت نہین ہی کہ تیرے گھر مین رہ سکون اسلیے کہ مین نے تیرے گھر مین پہونچنے
کے قبل تیرے دیدار کی تمنا کی ایسی محرومی کی مین سزاوار ہون یہ کہکر آپ مکہ سے واپس
آئین اور بصرہ مین گوشۂ تنہائی اختیار کرکے عبادت الٰہی کرنے لگین۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار دو بزرگ حضرت رابعہؒ کی ملاقات کو آئے اور دونون کرامت
اوسوقت بھوکے تھے آپسمین کہنے لگے کہ اگر رابعہؒ اسوقت کچھ کھانے کو دین تو ہم
کھالین کیونکہ انکے یہان کا کھانا حلال روزی سے ہوگا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ
کے پاس اُسوقت دو روٹیان موجود تھین وہ اُنھون نے اون دونون کے سامنے
رکھدین اتنے مین ایک سائل نے آواز دی آپ نے دونون روٹیان اوٹھاکر
سائل کو دیدین اون دونون بزرگون کو اس امر سے حیرت ہوئی تھوڑی دیر مین
ایک لونڈی گرم روٹیان لیے ہوے آئی اور حضرت رابعہؒ کے سامنے یہ کہکر رکھدین
کہ بیگم صاحبہ نے بھیجی ہین آپ نے وہ روٹیان گنین اٹھارہ تھین آپ نے لونڈی سے
کہا لیجایئے مجھے نہ بھیجی ہونگی کسی اور کو بھیجی ہونگی لونڈی نے کہا آپ ہی کو بھیجی ہین
مجھے سہو نہین ہوا آپ نے مکرر اوس سے یہی کہا مجبورًا وہ لونڈی روٹیان واپس
لیگئی اور تمام ماجرا بیگم سے بیان کیا اوسنے دو روٹیان اور رکھکر کہا اب لیجا لونڈی
پھر لائی آپ نے پھر روٹیان گنین اب بیس تھین لیکر اون بزرگون کے سامنے رکھدین
وہ دونون کھاتے جاتے تھے اور واقعہ دیکھکر متحیر تھے بعد فراغ طعام دریافت کیا کہ
یہ کیا راز تھا حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ نے فرمایا جب تم دونون آئے تھین تبھی
ہی مین سمجھ گئی کہ تم دونون بھوکے ہو سامنے جو موجود تھا تمھارے سامنے رکھدیا پھر

سائل آیا مین نے دونون روٹیان اوسکو دیدین اور اللہ سے دعا کی کہ تیرا قول ہی کہ مین ایک کی عوض مین دس دیتا ہون اور مجھے تیرے قول پر اعتماد ہی مین نے تیری راہ مین دو روٹیان دی ہین اب تو اوسکے عوض مین مجھے بیس روٹیان دے پھر لونڈی اٹھارہ روٹیان لیکر آئی مین سمجھ گئی کہ یا تو اسمین تغلب ہوا ہی یا غلطی واقع ہوئی ہی اسلیے واپس کردین پھر وہ پوری بیس روٹیان لائی مین نے رکھ لین۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ کثرت عبادت کیوجہ سے تھک کر سو گئین لیکن ذوق و شوق الٰہی اسقدر سوتے مین بھی باقی تھا کہ نرکل آپ کی آنکھ مین چبھ گیا مگر آپ کو خبر نہوئی ایک چور آیا اور آپکی چادر لیکر چلا راستہ بھول گیا مجبوراً چادر جہان سے اٹھائی تھی وہین رکھدی پھر واپس چلا راستہ مل گیا اوسکو طمع نے گھیرا پھر پلٹکر چادر لی اور چلا پھر راستہ بھولا اسی طرح کئی بار اُسنے چادر اُٹھائی اور راستہ بھولا جب چادر رکھدی راستہ ملگیا یہانتک کہ اوسنے غیبی آواز سُنی کہ اے شخص تو اپنے کو آفت مین کیون ڈالتا ہی اسلیے کہ جسکی یہ چادر ہی وہ کئی برس سے اپنی کو میرے سپرد کر چکی ہی جسسے شیطان بھی اوسکے پاس نہین آیا پھر چور کی کیا طاقت ہی کہ اُسکی چادر چرا لیجائے تو واپس چلا جا گو ایک دوست سو رہا ہی مگر دوسرا دوست اوسکی حفاظت کیواسطے موجود ہی کیسے ممکن ہی کہ اوسکی کوئی چیز چور چرا لے جاوے۔

نقل کیا ہی کہ کئی دن سے آپ نے کچھ تناول نہین کیا تھا آپ کی خادمہ نے کوئی چیز پکائی اور اُسمین پیاز کی ضرورت تھی آپ سے پوچھا کہ فلان پڑوسی کے یہان سے مانگ لاؤن آپ نے فرمایا چالیس برس ہوے مین نے عہد کیا ہی کہ سوا خدا کے کسی سے نہ مانگون گی اگر پیاز نہین ہی تو جانے دے اتنے مین ایک پرندہ اپنے پنجون مین چھلی ہوئی پیاز لایا اور ہانڈی مین ڈالکر اوڑ گیا آپ نے فرمایا کہ مین شیطان کے مکر سے بے خوف نہین ہون اور اُسے آپ نے تناول نہ فرمایا روکھی روٹی کھائی۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ پہاڑ پر گئیں تمام شکاری جانور آپ کے گرد جمع ہوکر آپکی طرف دیکھنے لگے اتنے مین حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی وہان پہونچے سب جانور انکو دیکھکر بھاگ گئے حسن بصری رحمہ اللہ نے آپ سے دریافت کیا کہ جانور مجھے دیکھکر کیون بھاگ گئے اور تمھارے پاس کیون کھڑے رہے آپنے پوچھا کہ تمنے آج کیا کھایا ہے انھون نے کہا مینے گوشت روٹی کھائی ہے آپ نے کہا جب تمنے اونکا گوشت کھایا تو وہ تمسے کیون نہ بھاگیں

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار آپ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے یہان گئیں حسن بصری رحمہ اللہ اپنے عبادتخانے کے کوٹھے پر اسقدر رو رہے تھے کہ پرنالے سے آنسو ٹپک رہے تھے آپ کو معلوم ہو گیا کہ حضرت حسن رض کے آنسو ہین اونسے آپ نے کہا کہ اگر یہ رونا مکاری کی وجہ سے ہے تو نہ روتا کہ تیرے اندر ایسا دریا ہو جائے کہ اگر تو دل کو اوس مین ڈھونڈھے تو نہ ملے مگر اللہ کے پاس کہ وہ صاحب قدرت ہے حضرت حسن رحمہ اللہ کو ناگوار ہوا مگر کچھ جواب نہ دیا ایک بار دریا کے کنارے حسن بصری اور رابعہ رحمہما اللہ دونون تھے حضرت حسن رح نے دریا پر جانماز بچھا کر حضرت رابعہ رح سے کہا آؤ ہم تم دونون نماز پڑھین آپ نے جواب دیا اگر خلق کو دکھانا منظور ہے تو ایسا ہی چاہیئے تا کہ دوسرے اس سے عاجز رہین پھر حضرت رابعہ رح نے اپنی جانماز ہوا پر بچھا کر کہا آؤ ہم تم دونون یہان نماز پڑھین تا کہ خلق کی نظر سے غائب رہین پھر حضرت رابعہ نے حضرت حسن رح کا ملال دور کرنے کو فرمایا کہ جو آپ نے کیا اودنی مچھلی کرتی ہے اور جو مین نے کیا چھوٹی چھوٹی مکھی کرتی ہے لیکن حقیقت دراصل ان دونون سے جدا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت حسن بصری رح فرماتے ہین کہ ایک شبانہ روز مین رابعہ رح کے گھر مین رہا اور طریقت اور حقیقت کا بیان کرتا تھا نہ اسکا اثر میرے دل پر ہوا کہ مرد ہون نہ رابعہ پر کہ عورت تھین جب مین وہانسے اوٹھا تو مین نے اپنے کو مفلس اور رابعہ کو مخلص پایا

نقل کیا ہے۔ کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ایک بار رات کو مع چند لوگون کے آپ کی

یہان آبیٹے اور آپ کے یہان چراغ نہ تھا لوگون کو چراغ کی ضرورت ہوئی رابعہ بصریہؒ نے اپنی انگلیون پر پھونک ماری اونگلیان مثل چراغ کے جلنے لگین اور تمام گھر روشن ہوگیا حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ یہ بات خلاف قیاس ہی تو اوسکا ہم جواب دینگے کہ جو کوئی اتباع نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم بدل وجان کرتا ہی اوسے معجزۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور حصہ ملتا ہی لیکن معجزہ اور کرامت ان دونون مین الفاظی فرق ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ جو بات پیغمبر سے خلاف عادت ظاہر ہوا اوسکو معجزہ اور جو خلاف عادت ولی سے ظاہر ہوا اوسکو کرامت کہتے ہین اور کرامت اتباع پیغمبر کی وجہ سے ولی کو حاصل ہوتی ہی جیسا کہ وارد ہی من رد دانقا من الحرام فقد نال درجۃ النبوۃ جو شخص ایک دانگ مال حرام سے دشمن کو واپس کرتا ہی اور خود اسے نہین لیتا پس وہ نبوت کے مدارج مین سے ایک درجہ پاتا ہی اور فرمایا ہی کہ سچا خواب ایک درجہ ہی نبوت کے چالیس درجون مین سے۔

نقل کیا ہی۔ ایک بار حضرت رابعہ بصریہؒ نے بطور ہدیہ حضرت حسنؒ کو موم اور سوئی اور بال بھیجا اور پیام کہلا بھیجا کہ جسطرح موم اپنے آپ کو جلا کر لوگون کو روشنی دیتا ہی اوسی طرح تم بھی اپنے آپ کو جلاؤ اور لوگون کو روشنی دو اور جس طرح سوئی برہنہ رہتی ہی اور لوگون کے کام نکالتی ہی اوسیطرح تم بھی برہنہ رہ کر لوگون کا کام نکالو جب تم مثل موم اور سوئی کے خلق کو فائدہ پہونچاؤ گے تو مثل بال کے ہوجاؤ گے کہ کبھی تمھارا کام نہ بگڑے گا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت رابعہؒ سے حسن بصریؒ نے فرمایا کہ نکاح کرو آپنے جواب دیا کہ نکاح اوسکو کرنا چاہیے جو ہستی اور جسم رکھتا ہو اور یہان ان دونون مین کوئی چیز نہین ہی کیونکہ مین خود مختار نہین ہون بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہون

اوس سے نکاح کی گفتگو کرنا چاہیے۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ سے حضرت حسن رحمہ اللہ نے پوچھا کہ تمنے یہ مرتبہ کیونکر پایا آپ نے فرمایا کہ مین نے کل موجودات کو اللہ کی یاد مین گم کردیا حضرت حسن رحمہ اللہ نے پوچھا تمنے اللہ کو کیونکر جانا آپ نے فرمایا مین نے بےچون وچرا اللہ کو پہچانا۔

نقل کیا ہی کہ ایک بار آپ سے حضرت حسنؒ نے کہا کہ میرے سامنے اون علوم کو بیان کرو جو تمھین بغیر وسیلہ کے اللہ تعالی سے حاصل ہوے ہین آپ نے فرمایا مین نے کچھ سوت کاتا تھا اوسکو دو درم پر فروخت کرکے دونون ہاتھون مین ایک ایک درم لیا اس خوف سے کہ اگر ایک ہاتھ مین دونون درم لونگی تو جوڑا ہو جائیگا اور مجھے راہ سے بے راہ کردیگا یہی سبب میری کشایش کار کا ہوا۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے کہا کہ حضرت حسنؒ فرماتے ہین کہ اگر مین ایک دم بھی قیامت مین دیدار الہی سے محروم رہونگا تو ایسی آہ وزاری کرونگا کہ تمام بہشتیون کو مجھپر رحم آویگا آپ نے فرمایا سچ ہی لیکن یہ امر اوسکو شایان ہی جو دنیا مین دم بھر یاد الہی سے غافل نرہتا ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ شوہر کیون نہین کرتین فرمایا کہ مجھے تین غم ہین اگر تم اون غمون کو دور کردو تو مین شوہر کرلون اول یہ بتاؤ کہ مین با اسلام مرونگی یا نہین دوسرے یہ بتاؤ کہ قیامت مین میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہوگا یا بائین ہاتھ مین تیسرے یہ بتاؤ کہ قیامت مین ایک جماعت داہنی جانب سے اور دوسری بائین جانب سے بہشت مین جاویگی مین کس جماعت مین ہونگی لوگون نے کہا کہ ان تینون باتون مین سے کسی کو ہم نہین جانتے آپ نے فرمایا جسکو یہ غم ہون وہ شوہر کرنے کی کیا آرزو کرے۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا آپ کہان سے آئی ہین اور کہان جائینگی

آپ نے فرمایا اوس جہان سے آئی ہون اور اُسی جہان مین جاؤنگی لوگون نے
پوچھا آپ اس جہان مین کیا کرتی ہین فرمایا افسوس لوگون نے سبب پوچھا جواب
دیا اسلیے افسوس کرتی ہون کہ مجھے رزق اوس جہان سے ملتا ہی اور مین کام اس
جہان کے کرتی ہون لوگون نے کہا آپ شیرین زبان ہین آپ کے سپرد مسافرخانے
کی نگہبانی ہونا چاہیے آپ نے جوابدیا مین اپنے مسافرخانے کی محافظ ہون جو کچھ اندر
ہی اوسے باہر نکالتی ہون اور جو باہر ہی اُسے اندر جانے نہین دیتی کسی کے آنے
اور نہ آنے سے مجھے کچھ سروکار نہین ہی کیونکہ مین دل کی محافظ ہون نہ گل کی نگہبان

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپسے پوچھا کہ آپ شیطان سے دشمنی رکھتی ہین آپنے فرمایا
مجھے رحمن کی دوستی ہی سے فرصت نہین ملتی کہ شیطان کی دشمنی مین مشغول ہون

نقل کیا ہی۔ کہ خواب مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپسے دریافت
کیا کہ تو مجھے دوست رکھتی ہی آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون
شخص ایسا ہوگا جسے آپ کی محبت نہو مجھپر خدا کی دوستی کا اسقدر غلبہ ہی کہ اوسکے
سوا کسی کی دوستی اور دشمنی کی میرے دل مین جگہ نہین ہی

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے محبت کی کیفیت دریافت کی آپ نے فرمایا
محبت ازل سے آئی اور ابد ہو کر گذری محبت نے تمام عالم مین کسی کو ایسا نہ پایا
کہ اوسکا ایک گھونٹ پیتا آخر کار محبت واصل الی اللہ ہوئی اور وہان سی ارشاد ہوا
یحبہم ویحبونہ اللہ اونکو دوست رکھتا ہی اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہین۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ آپ جس خدا کی عبادت کرتی
ہین اوسکو دیکھتی بھی ہین یا نہین آپ نے فرمایا اگر مین اُسے نہ دیکھتی تو اوسکی
پرستش کیون کرتی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ ہمیشہ رویا کرتی تھین لوگون نے رونے کا سبب دریافت

کیا آپ نے فرمایا کہ مین اوسکی جدائی سے ڈرتی ہون اسلیے کہ اوسکی خوگر ہوگئی ہون ایسا نہو کہ موت کے وقت ندا آئے تو ہماری درگاہ کے لائق نہین ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ سے دریافت کیا خدا بندی سے کسوقت راضی ہوتا ہی آپ نے جواب مین فرمایا کہ اُسوقت راضی ہوتا ہی جب بندہ محنت پر اسطرح شکر کرے جیسے نعمت پر شکر کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے پوچھا جب گنہگار توبہ کرتا ہی تو اوسکی توبہ قبول ہوتی ہی یا نہین آپ نے فرمایا کہ جبتک اللہ توبہ کرنے کی توفیق نہین دیتا کوئی گنہگار توبہ نہین کرسکتا اور جب اللہ نے توبہ کرنے کی توفیق دی تو توبہ قبول بھی کرتا ہی پھر فرمایا کہ تمام اعضا سے خدا کی راہ نہین ملتی جبتک انسان کا دل بیدار نہو اور جب دل بیدار ہوگیا تو دوستی اعضا کی ضرورت باقی نہین رہتی ہی یعنے بیدار دل وہ ہی جو حق مین گم ہو جاے اور مددِ اعضا کی اوسکو ضرورت نہو اور یہی درجہ فنا فی اللہ کا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا صرف زبان سے استغفار کرنا جھوٹون کا کام ہی اور اگر خود بینی کے ساتھہ ہم توبہ کرین تو دوسری توبہ کی محتاجی باقی رہتی ہی۔ اور فرمایا اگر صبر مرد ہوتا تو کریم ہوتا اور فرمایا کہ ثمرۂ معرفت خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور فرمایا کہ پہچان عارف کی یہ ہی کہ خدا سے پاک صاف دل طلب کرے جب اللہ اوسکو دل دے تو اُسے فوراً اللہ کے سپرد کردے تاکہ اوسکے قبضہ مین حفاظت سے رہے اور اُسکے پردے مین تمام لوگون سے پوشیدہ رہے۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت صالح مری رحمۃ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی کسی کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہی کبھی نہ کبھی دروازہ اُسپر کشادہ ہو ہی جاتا ہی ایک بار رابعہ بصریہ بھی وہان موجود تھین یہ سنکر فرمانے لگین یہ کبتک کہوگے کہ کھلیگا بلکہ

بتاؤ کہ بند کب ہی جو آیندہ کُھلے گا یہ سنکر حضرت صالح رحمہ اللہ نے آپکی دانائی کی تعریف کی اور اپنی نادانی پر افسوس کیا۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک شخص کو ہائے غم ہائے غم کہتے ہوے دیکھا آپ نے فرمایا ہائے غم ہائے غم نہ کہ بلکہ ہائے بیغمی ہائے بیغمی پکار کیونکہ غم کا خاصہ ہی کہ جسکے پاس یہ ہوتا ہی اوس سے سانس تک تولی نہین جاتی بات کرنا تو امر محال ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک شخص کو آپ نے سر مین پٹی باندھے دیکھا اُس سے پوچھا کہ پٹی تو نے کیون باندھی ہی اوسنے کہا میرے سر مین درد ہی آپ نے پوچھا تیری عمر کیا ہوگی اوسنے کہا تیس برس کا ہون آپ نے پوچھا اتنے زمانے تک تو بیمار رہا یا تندرست اوسنے کہا تندرست رہا آپ نے فرمایا افسوس ہی کہ تیس برس تک تو تندرست رہا اور اُسکے شکریہ مین کبھی تو نے پٹی نہ باندھی اور ایک دن کی بیماری مین شکایت کی پٹی باندھے ہوے ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے ایک شخص کو چار درم دیکر فرمایا کہ کمل خرید لادے اُسنے دریافت کیا کہ کالا کمل لاؤن یا سفید آپ نے فرمایا کہ درم مجھے واپس دے اور اُس سے لیکر دریا مین ڈالدیے اور فرمایا کہ ابھی کمل نہین خریدا اوسپر تو یہ تفرقہ پیش آیا خریدنے کے بعد نہین معلوم کیا بلا پیش آئے۔

نقل کیا ہی۔ ایک بار آپ گوشہ نشین تھین اور بہار کی فصل تھی آپ کی خادمہ نے کہا کہ ذرا باہر تشریف لاکر صانع کی صنعت ملاحظہ فرمائیے کہ اُسنے کیا کیا صناعی کی ہی آپ نے فرمایا کہ تو بھی گوشہ نشینی اختیار کر تاکہ خود صانع تجھے دکھائی دے میرا کام صانع کا دیکھنا ہی مین صنعت دیکھکر کیا کرونگی۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک جماعت آپ کی زیارت کو آئی دیکھا کہ آپ انتو نسے گوشت

کاٹ رہی ہین لوگون نے پوچھا کیا آپ کے پاس چھری نہین ہی جو انگون سے آپ گوشت کاٹ رہی ہین آپ نے فرمایا کہ مین نے بریدگی کے خوف سے کبھی اپنے پاس چھری نہین رکھی اسلیے کہ چھری کا کام کاٹنا ہی مجھے اس امر کا خوف ہی کہ اگر اوسکو اپنے پاس رکھون تو کہین ایسا نہو کہ وہ مجھ مین اور میرے محبوب مین جدائی پیدا کردے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے سات شبانہ روز روزہ رکھا اور شکوہ مطلق استراحت نہ فرمائی آٹھوین دن بھوک نے غلبہ کیا اور نفس فریاد کر کے کہنے لگا کہ کبتک آپ مجھکو رنج اور تکلیف مین رکھین گی اُسیوقت ایک شخص آیا اور ایک پیالہ جسمین کچھ ہی چیز کھانے کی تھی آپ کو دیا آپ نے لیکر رکھ لیا اور چراغ جلانے کو اُٹھین اتنے مین بلی آئی اور اوسنے اوس پیالہ کو الٹ دیا آپ نے خیال کیا کہ پانی سے روزہ کھول لون آبخورہ مین پانی بھر کر لائین تو چراغ گل ہو گیا آپ نے پانی پینے کا ارادہ کیا آبخورہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا آپ نے ایک آہ کر کے درگاہ رب العزت مین کہا کہ الٰہی یہ کیا ہی جو تو میرے ساتھ کرتا ہی غیبی آواز سنائی دی کہ اے رابعہ اگر تم نعمت دنیا کی طالب ہو تو ہم دینے کو موجود ہین لیکن اپنا غم تمہارے دل سے نکال لین گے اسلیے کہ ہمارا غم اور نعمت دنیا دونون کا گذر ایک دل مین محال ہی اے رابعہ تمہاری بھی ایک مراد اور ہماری بھی ایک مراد ہی لیکن ہماری اور تمہاری دونون مرادین جمع نہین ہو سکتین یہ ندا سنکر آپ نے اپنے دل کو دنیا سے جدا کیا اور امید کو کوتاہ کیا اسطرح پر جیسے کوئی مرنے والا نزع کے وقت امید کو ترک کرتا ہی اور دل کو دنیا کی باتون سے الگ کرتا ہی اور اسقدر دنیا سے الگ ہو گئین کہ ہر صبح کو دعا فرماتین کہ اے اللہ تو مجھے اپنی طرف مشغول کرلے تا کہ اہل دنیا مجھے اور کسی کام مین مشغول نہ کر سکین۔

نقل کیا ہی کہ آپ ہمیشہ رویا کرتی تھین لوگون نے کہا بظاہر آپ کو کوئی بیماری
معلوم نہین ہوتی پھر کیا سبب ہی جو آپ اسطرح رویا کرتی ہین آپ نے فرمایا تم لوگونکو
معلوم نہین میرے سینے کے اندر ایسی بیماری ہی جسکا علاج کوئی طبیب نہین
کرسکتا اور اوس مرض کی دوا وصال الٰہی ہی اسی وجہ سے مین روتی ہون اور
اپنی صورت دردمندون کے مثل بنائے رکھتی ہون شاید قیامت مین اسی ذریعے
سے میری آرزو پوری ہوجائے۔

نقل کیا ہی۔ کہ چند بزرگ آپ کے پاس آئے آپ نے اونسے کہا تم لوگ
بیان کرو کہ خدا کی پرستش کیون کرتے ہو ایک نے کہا کہ ہم دوزخ کی طبقون سے
ڈرتے ہین اور اوسی پر سے قیامت مین گذرنا ہوگا اوسکے خوف کی وجہ سے
ہم اللہ کی پرستش کرتے ہین تاکہ دوزخ سے محفوظ رہین دوسرے نے کہا کہ ہم
بہشت کی آرزو کی وجہ سے اللہ کی پرستش کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ وہ بندہ
برا ہی جو اللہ کی پرستش خوف دوزخ یا امید جنت کی وجہ سے کرے اون بزرگون
نے کہا آپ کو اللہ سے امید یا خوف نہین ہی آپ نے فرمایا الجار ثم الدار اول
پڑوسی ہی پھر اوسکا گھر ہمارے لیے بہشت اور دوزخ کا ہونا نہونا یکسان ہی اوسکی
عبادت فرض عین ہی پھر فرمایا اگر اللہ بہشت اور دوزخ نہ پیدا کرتا تو کیا اوسکے
بندے اوسکی عبادت نہ کرتے اللہ کی پرستش بے واسطہ کرنا چاہیئے۔

نقل کیا ہی۔ کہ ایک بزرگ آپ کے یہان آئے اور آپکو بہت میلے اور بوسیدہ
کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اون بزرگ نے کہا کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ آپکے معمولی
اشارہ کرنے پر سب سامان عمدہ مہیا کردین آپ نے کہا کہ مجھے کسی سے دنیا مین مانگتے
ہوئے شرم آتی ہی اسلیے کہ مالک دنیا کا اللہ تعالیٰ ہی اہل دنیا کے پاس تمام
چیزین عاریتاً ہین جسکے پاس عاریتاً کوئی چیز ہو اوس سے مانگنا بڑی شرم کی بات
ہی

ہر اون بزرگ نے آپ کی عالی ہمتی اور بے پروائی کی تعریف کی ہے
نقل کیا ہی۔ کہ لوگون نے آپ کی آزمایش کی غرض سے کہا کہ اللہ نے فضائل مردونکو بہت دیے ہن اور مردون مین انبیا بھی بہت ہوے کبھی کسی عورت کو مرتبۂ نبوت نہین ملا آپ کو رتبہ ولایت مین ملسکتا پھر بناوٹ کرنے سے کیا فائدہ ہی آپنے کہا تمھارا قول درست ہی لیکن یہ بتاؤ کہ دنیا مین آجتک کسی عورت نے بھی سوا مردونکے خدائی کا دعوی کیا ہی یا کوئی عورت بھی مخنث ہوئی ہی حالانکہ مرد ہزارون مخنث ہوے۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ علیل ہوئین لوگون نے علالت کا سبب پوچھا آپ نے کہا میرے دل کو بہشت کی طرف توجہ ہوئی تو اللہ تعالی مجھپر خفا ہوا اوسکا عتاب میری علالت کا باعث ہی حضرت حسن بصری رح کہتے ہین کہ مین آپکی عیادت کو گیا دیکھا کہ ایک امیر بصرہ آپ کے دروازے پر روپیون کی تھیلی رکھے ہوے رو رہا ہی اوسنے کہا مین حضرت رابعہ رح کی نذر کیواسطے یہ لایا ہون اور جانتا ہون کہ وہ قبول نہ فرمائینگی اسی لیے رو رہا ہون آپ سفارش کرین تو شاید وہ قبول فرمالین مین نے اندر جاکر اوسکا پیغام پہونچادیا آپ نے جواب دیا جب سے مین نے خدا کو پہچانا ہی مخلوق سے ملنا اور لینا ترک کردیا ہی دوسرے یہ آپ بتائین کہ مین دوسرے کا مال کیسے لون حالانکہ مجھے اسکا بھی علم نہین ہی کہ وہ مال حلال ہی یا حرام۔
نقل کیا ہی۔ کہ ایک بار آپ نے شاہی چراغ کی روشنی مین اپنا پھٹا ہوا پیراہن سیا جبتک اوس پیراہن کو پھاڑ نہ ڈالا آپ کو یہ خیال باقی رہا کہ مین نے بندے کی چیز سے فائدہ حاصل کیا۔
نقل کیا ہی۔ کہ عبدالواحد عامری رح کہتے ہین کہ ایک دن مین اور حضرت سفیان رح حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کی عیادت کو گئے انکا رعب ہم لوگون پر ایسا طاری ہوگیا

کہ کچھ بول نہ سکے پھر حضرت رابعہؒ نے حضرت سفیانؒ سے کہا کچھ باتین کرو اونھون نے
کہا آپ دعا کرین کہ یہ تکلیف جو آپ پر ہی دور ہوجائے آپ نے فرمایا کہ ای سفیانؒ
یہ بیماری خدا ہی کی دی ہوئی ہی مین اوسکی دی ہوئی چیز کی کیونکر شکایت کرون کیا
اوسکو شکایت ناگوار نہ ہوگی اور دوست کو ہرگز یہ امر زیبا نہین ہی کہ دوست
کی مرضی کے خلاف کرے مین کیون اوسکی مرضی کی مخالفت کرون سفیانؒ نے
پوچھا آپ کا دل کسی چیز کو چاہتا ہی آپ نے جواب دیا بڑا افسوس ہی کہ تم صاحب
علم ہوکر ایسی بات پوچھتے ہو بارہ برس سے میرا دل خرمے کھانے کو کہہ رہا ہی اور تمکو
یہ بھی ظاہر ہی کہ بصرے مین خرمے بہت سستے ہین لیکن ابتک مین نے نہین کھائے
اسلیے کہ مین بندی ہون اور بندے کو اپنی مرضی سے کام کرنا نازیبا ہی جس چیز کو
مالک نہ چاہے اگر بندہ اوسے چاہے تو کفر ہی سفیانؒ نے کہا آپ کے معاملہ مین کسی
کو دخل دینے کی مجال نہین۔ اور پھر نصیحت کے طالب ہوے رابعہ بصریہ رحمہا اللہ
نے فرمایا اگر تمھین دنیا کی محبت نہوتی تو تم نیک مرد ہوتے سفیانؒ نے کہا کہ یہ آپ
کیا کہتی ہین آپ نے کہا مین سچ کہتی ہون تمھین دنیا کی محبت ہی اور اگر دنیا کی محبت
نہوتی تو نادانی کی باتین نہ کرتے تم جانتے ہو کہ دنیا فانی ہی اور جب دنیا فانی ہوئی
تو اوسکی سب چیزین فانی ہوئین اور تم مجھسے پوچھتے ہو کہ آپکا دل کس چیز کو
چاہتا ہی سفیانؒ کہتے ہین مجھے عبرت ہوئی اور رونے لگا اور درگاہ الٰہی مین مین نے
عرض کیا اے اللہ تو مجھسے راضی ہو آپ نے فرمایا اے سفیانؒ تمھین شرم نہین آتی
کہ رضائے الٰہی ڈھونڈھتے ہو حالانکہ تم خود اوس سے راضی نہین ہو۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہین مین ایکبار آپ کی ملاقات کو
گیا دیکھا کہ ایک ٹوٹی بدھنی رکھی ہی اور اسی سے آپ وضو کرتی ہین اور پانی پیتی
ہین اور ایک پرانا بوریا تھا جسپر آپ بیٹھتی تھین اور ایک اینٹ رکھی تھی جسپر آپ سر

رکھتی ہیں میں نے کہا کہ بہت دولتمند میرے دوست ہیں اگر آپ فرمائیں تو آپکے لیے اونسے کچھ مانگوں آپ نے فرمایا ای مالک رح کیا مجھے اور تمہیں اور دولتمندوں کو روزی دینے والا ایک نہیں ہی میں نے کہا ایک ہی ہی آپ نے کہا پھر کیا وہ درویشوں کی روزی اونکی درویشی کی وجہ سے بھول گیا ہی اور دولتمندوں کی روزی اوسکو یاد ہی میں نے کہا ایسا نہیں ہی آپ نے فرمایا جب وہ کسی کو نہیں بھولا تو ہمیں کیا ضرورت ہی کہ ہم یاد دلائیں اوسکو یہی منظور ہی اور ہم بھی اسکو پسند کرتے ہیں اسوجہ سے کہ اوسنے اسے پسند کیا ہی۔

نقل کیا ہی۔ حضرت حسن بصریؒ اور حضرت مالک بن دینار اور حضرت شقیق بلخی رحمہم اللہ حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کیہاں تھے اور صدق کی بابت آپسمیں تذکرہ ہو رہا تھا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا لیس بصادق فی دعواہ من لم یصبر علی ضرب مولاہ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہی جسے اوسکا مالک مارے اور وہ صبر نہ کرے حضرت رابعہ رحمہا اللہ نے کہا اس قول سے خودی کی بو آتی ہی پھر حضرت شقیق نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم یشکر علی ضرب مولاہ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہی جسے اوسکا مالک مارے اور وہ شکر نہ کرے حضرت رابعہ رح نے فرمایا اس سے بہتر تعریف صادق کی ہونا چاہیے پھر حضرت مالک ابن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ بضرب مولاہ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں ہی جسے اوسکا مالک مارے اور وہ اوس سے لذت نہ حاصل کرے حضرت رابعہ نے بھی پھر یہی فرمایا کہ اس سے بھی بہتر تعریف صادق کی ہونا چاہیے ان تینوں بزرگوں نے کہا کہ ہم لوگ اپنے اپنے نزدیک تعریف کر چکے اب آپ بھی کچھ فرمائیں حضرت رابعہ نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم ینس الم الضرب فی مشاھدۃ مولاہ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق

نہین ہی جسکو اپنے مولی کا دیدار حاصل ہوا ور وہ اپنے زخم کی تکالیف بھول نہ جائے
حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر شخص مشاہدۂ الٰہی مین اپنے زخم کی تکلیف بھول جائے تو ہرگز تعجب کی بات نہین ہی اسلئے کہ مصر کی عورتون نے جمال یوسف علیہ السلام دیکھکر اپنی اونگلیان کاٹ ڈالی تھین اور اونکو اوسکی تکلیف ذرا بھی معلوم نہین ہوئی۔

نقل کیا ہی۔ کہ شیوخ بصرہ مین سے ایک بزرگ حضرت رابعہ رح کے پاس تشریف لائے اور آپ کے سرہانے بیٹھکر مذمت دنیا کی کرنے لگے حضرت رابعہ رح نے کہا معلوم ہوا کہ تمھین دنیا سے بہت محبت ہی کیونکہ اگر تمھین دنیا کی محبت نہوتی تو ہرگز اوسکا ذکر نہ کرتے من احب شیئا اکثر ذکرہ قاعدہ ہی کہ جو شخص جس چیز کو دوست رکھتا ہی اوسی کا ذکر زیادہ کیا کرتا ہی۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت حسن رح عصر کے وقت حضرت رابعہ رح کے یہان آئے اور حضرت رابعہ رح نے دیگچی چولھے پر رکھی تھی اور سالن پکانا شروع کیا تھا حضرت حسن رح سے باتین کرنے لگین اور فرمایا کہ یہ باتین سالن پکانے سے بہتر ہین اور دیگچی کو چھوڑ دیا بعد نماز مغرب آپنے دیگچی کھولی وہ قدرت الٰہی سے پک گئی تھی آپ نے اوسمین سے گوشت نکالا اور حضرت حسن رح کے سامنے رکھا دونون نے اوسے کھایا حضرت حسن بصری رح کہتے ہین کہ جسقدر مزیدار وہ گوشت پکا ہوا تھا مین نے ویسا اور کبھی نہین کھایا تھا۔

نقل کیا ہی۔ کہ حضرت سفیان رح کہتے ہین ایک بار شب کو مین آپ کے یہان تھا مین نے دیکھا کہ آپ شام سے عبادت الٰہی کو کھڑی ہوئین اور صبح کردی اور مین نے رات کو گوشہ مین نماز ادا کی صبح کو حضرت رابعہ رح نے فرمایا ہم اللہ کا شکر کسطرح ادا کرین کہ اوسنے ہمین عبادت کرنے کی توفیق دی پھر فرمایا مین اسکے شکرانے مین کل روزہ رکھونگی۔ آپ مناجات مین کہتی تھین یا اللہ اگر تو قیامت کے دن مجھے دوزخ مین ڈالیگا تو مین تیرا ایسا بھید ظاہر کردونگی جسکی وجہ سے دوزخ مجھسے ہزار برس کی راہ

پر بھاگ جائیگی اور فرماتین تو نے دنیا مین جو حصہ میرے لیے مقرر کیا ہی اپنے دشمنون کو
دیدے اور جو حصہ عقبیٰ مین میرے لیے رکھا ہی وہ اپنے دوستون کو بانٹ دے کیونکہ
میرے لیے تو ہی کافی ہی۔ اور فرمایا اگر مین دوزخ کے خوف سے تیری عبادت
کردن تو تو مجھے دوزخ مین جلا اور اگر جنت کی آرزو کی وجہ سے عبادت کردن تو جنت
مجھپر حرام کر اور اگر تجھے تیرے ہی لیے پوجون تو اپنا جمال مجھے نصیب کر اور فرمایا یا الٰہی
اگر تو مجھے دوزخ مین بھیجے گا تو مین فریاد کرونگی کہ مین نے تجھے دوست رکھا دوستون
کے ساتھ یہ معاملہ نہین کرتے ہین۔ غیب سے آواز آئی اے رابعہ تو ہمسے بدگمان
نہو ہم تجھے اپنے دوستون کے قرب مین جگہ دینگے تاکہ تو ہمسے بات کرسکے اور فرمایا الٰہی
میرا کام اور میری آرزو دنیا مین تیری یاد ہی اور آخرت مین تیرا دیدار آیندہ تو مالک
ہی جو چاہے کر۔ ایک شب کو عبادت کرتے وقت آپ نے فرمایا اے اللہ یا میرے
دل کو حاضر کر یا میری بے دلی کی عبادت کو قبول کرلے۔

نقل کیا ہی۔ کہ جب آپ کی وفات کا زمانہ قریب ہوا جو مشایخ آپ کے قریب بیٹھے
اُنسے آپ نے فرمایا تم لوگ اٹھ جاؤ اور فرشتون کے واسطے جگہ خالی کردو سب باہر
چلے آئے اور دروازہ بند کردیا ایک آواز سب لوگون نے سنی کہ آپ فرماتی ہین
یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی یعنے اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع
کر اسکے بعد دیر تک کوئی آواز نہ آئی لوگ اندر گئے دیکھا کہ آپ کو وصال حق ہوچکا
تھا مشایخ نے فرمایا کہ حضرت رابعہ دنیا مین آئین اور کبھی زندگی مین اللہ کی ساتھ
بے ادبی نہین کی نہ کبھی یہ کہا کہ اے اللہ مجھے اسطرح یا اوسطرح رکھو نہ کبھی غذا
کچھ مانگا خلق سے طالب ہونا تو بہت دور تھا آج آپ نے اس دنیا بے بنیاد
سے کوچ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نقل کیا ہی۔ کہ کسی نے آپ کو خواب مین دیکھا پوچھا منکر نکیر سے کیا معاملہ

آپ نے جواب دیا جب نکیرین آئے اور مجھسے اونھون نے پوچھا تیرا رب کون ہے مینے کہا پلٹ جاؤ اور اللہ سے کہو کہ جب تو نے ایک ناتوان عورت کو باوجود اس کے کہ تجھے تمام مخلوق کا خیال تھا کبھی فراموش نہ کیا پھر وہ کیونکر تجھے بھول جاتی جہاں ایک دنیا مین بھی اوسے سوا تیرے کسی سے علاقہ نہ تھا تو کیون فرشتون کے ذریعے سے اوس سے سوال کرتا ہے۔

نقل کیا ہے۔ کہ محمد اسلم طوسی اور نعمی طرطوسی جنھون نے صحرا مین تیس ہزار مرد کو پانی پلایا آپ کے مزار پر آئے اور کہنے لگے اے رابعہ تو زندگی مین شیخی مارتی تھی کہ مین دونون عالم سے فارغ ہون اب بتا کہ تجھپر کیا گذری آپ نے مزار کے اندر سے جواب مین فرمایا کہ جو چیز مین نے دیکھی اور دیکھ رہی ہون اللہ مجھکو مبارک کرے رحمۃ اللہ علیہا۔

باب حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین

حضرت شیخ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ صاحب ورع و تقوی مشائخ کے پیشوا ہادی راہ طریقت پیشوائے منازل حقیقت آفتاب ہدایت ماہتاب ولایت تھے آپکو ریاضت اور کرامت مین دستگاہ کامل تھی اور اوس زمانے کے لوگ آپکو پیشوا و رہادی سمجھتے تھے آپ کی ابتدائی حالت یہ تھی کہ صحرا مین رہا کرتے تھے اور ٹاٹ کا لباس پہنتے اور اونی ٹوپی دیتے اور ایک تسبیح آپ کی گردن مین پڑی رہتی اور آپ ڈاکوونکے سردار تھے جب وہ مال چرا کر لاتے آپ اوسکو اون لوگون پر تقسیم کر دیتے اور جو چیز پسند ہوتی خود لے لیا کرتے تھے آپ نماز باجماعت ادا کرتے جو خدمتگار نماز باجماعت نہ پڑھتا اوسکو آپ نکالدیتے تھے۔

نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار اوس طرف ایک بڑا قافلہ گذرا چونکہ ڈاکوون کا حال معلوم